سوال

ایک مسلمان عورت کا خاوند دین اسلام سے خارج ہوگیا اور اس نے عدالت کے سامنے (یہ شرعی عدالت نہیں) اس کا اقرار بھی کیا، ایک برس سے یہ عورت اپنے خاوند سے علیحدہ ہوچکی ہے، اور اس شخص نے اپنے دین کی تعیین بھی نہ کی، تو کیا یہ شرعی طور طلاق یافتہ شمار ہوگی یا نہیں ؟ اور کیا اسے شرعی طور پر دوسرے شخص سے شادی کرنے کا حق حاصل ہے ؟

جواب

الحمد للہ

فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہوجائے تو ان کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے، لیکن یہ ہے کہ کچھ تو فورا نکاح کو فسخ قرار دیتے ہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ عدت گزرنے کے بعد نکاح فسخ ہوگا

اس لیے اگر عدت کے دوران وہ اسلام کی طرف واپس لوٹ آئے تو ان کا نکاح باقی رہے گا، اور اگر وہ ارتداد پر اصرار کرے اور عدت ختم ہوجائے تو ان کے درمیان نکاح فسخ ہو جائیگا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ائمہ اربعہ اس پر متفق ہیں کہ خاوند اور بیوی میں سے کسی ایک کے مرتد ہونے کی صورت میں نکاح فسخ ہوجائیگا لیکن اگر ارتداد دخول و رخصتی سے قبل ہو تو فوری طور پر نکاح فسخ ہو جائیگا، اور اگر دخول و رخصتی کے بعد مرتد ہو تو امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح فوری طور پر فسخ ہوجائیگا، اور امام شافعی کا مسلک ہے کہ عدت کے ختم ہونے تک انتظار کیا جائیگا، اور امام احمد سے دو روایتیں دونوں مسلکوں کے مطابق ہیں " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (116/12).

اور بعض علماء کہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا اختیار ہے کہ عدت ختم ہونے کے بعد بیوی اپنے آپ کی مالک ہوگی اگر چاہے تو نکاح فسخ کرلے، اور اگر چاہے تو انتظار کرے ہوسکتا ہے اس کا خاوند اسلام کی طرف واپس آجائے، تو اسے انتظار کا حق حاصل ہے، ہم بھی یہی آخری قول اختیار کرتے ہیں، اور ہماری رائے ہے کہ یہ شرعی دلائل کے زیادہ قریب ہے

اس کا بیان سوال نمبر (21690) کے جواب میں گزر چکا ہے اس کا مطالعہ کریں

بہرحال کسی بھی قول کے مطابق اس مسئولہ عورت کو حص حاصل ہے کہ وہ جس سے چاہے شادی کرسکتی ہے، کیونکہ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس کی عدت گزر چکی ہے

لیکن اسے ایسا سرکاری ثبوت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس سے طلاق یا نکاح فسخ ہونا ثابت ہو

ہم اس عورت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے علاقے میں قریب ترین اسلامک سینٹر سے رابطہ کرے، تاکہ اس کے خاوند کے مرتد ہونے کے مسئلہ کو دیکھا جائے اور فسخ نکاح کا معاملہ مکمل ہو

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

122665